ٹوپی

اس رسالہ میں ٹوپی کے ثبوت پر احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی پہننا آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنن میں سے ہے، اور آج کا کھلے سر پھیرنے کا فیشن، اور بلا ٹوپی کے نماز پڑھنا' یقیناً سنت کے خلاف ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

الحمد لله وكفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

جیسے جسم کے لئے قمیص٬ ازار٬ چادر وغیرہ لباس ہے، اسی طرح گویا ٹوپی درحقیقت سر کا لباس ہے۔ اللہ تعالی نے جسم انسانی کو چھپانے کے لئے ﴿یواری سوءۃ﴾ سے اس لباس کو فرض فرمایا جو ستر عورت کے لئے ضروری ہے، اسی طرح ﴿وریشا﴾ فرما کر زینت کو بھی مسنون قرار دیا۔ جسم اسفل کے لئے قمیص٬ ازار وغیرہ زینت ہے، تو سر کے لئے ٹوپی زینت ہے۔

لباس کا مقصد ستر کا چھپانا بھی ہے اور خوشنمائی بھی

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يٰبَنِيٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ﴾۔ (سورۂ اعراف، آیت نمبر: ۲۶)

ترجمہ:......اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔

تشریح:...... یہ آیت اہل عرب کی ایک عجیب وغریب رسم کے پس منظر میں نازل ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ: مکہ مکرمہ کے قریب رہنے والے کچھ قبیلے مثلا قریش ''حُمس'' کہلاتے تھے۔ عرب کے دوسرے تمام قبیلے حرم کی پاسبانی (اور حفاظت) کی وجہ سے ان لوگوں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اسی کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ عربوں کے عقیدے کے مطابق کپڑے پہن کر طواف کرنا صرف انہی کا حق تھا۔ دوسرے لوگ کہتے تھے کہ: جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں، ان کے ساتھ ہم بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ چنانچہ یہ لوگ جب طواف کے لئے آتے تو ''حمس'' کے کسی آدمی سے کپڑے مانگتے، اگر اس کے کپڑے مل جاتے تو

انہیں پہن کر طواف کر لیتے، لیکن اگر کسی کو ''حمس'' میں سے کسی کے کپڑے نہ ملتے تو وہ بالکل عریاں (ننگا) ہو کر طواف کرتے تھے۔ یہ آیتیں اس بیہودہ رسم کی تردید کے لئے نازل ہوئی ہیں، اوران میں انسان کے لئے لباس کی اہمیت بھی بیان فرمائی گئی ہے، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لباس کا اصل مقصد جسم کا پردہ ہے، اور ساتھ ہی لباس انسان کے لئے زینت اور خوشنمائی کا بھی ذریعہ ہے۔ ایک اچھے لباس کی صفت یہ ہونی چاہئے کہ وہ یہ دونوں مقصد پورے کرے۔ اور جس لباس سے پردے کا مقصد حاصل نہ ہو وہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ (آسان ترجمہ)

احادیث وآثار میں نہ صرف ٹوپی کا ذکر ہے، بلکہ اس کی کیفیت' رنگ' سفر وحضر کے حالات میں کس طرح ٹوپیاں استعمال کی جاتی تھیں' وغیرہ کی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے۔

اس مختصر رسالہ میں ٹوپی کے ثبوت پر احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چند آثار جمع کئے گئے ہیں، جن سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی پہننا آپ ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنن میں سے ہے، اور آج کا کھلے سر پھرنے کا فیشن اور بلا ٹوپی کے نماز پڑھنا' یقیناً سنت کے خلاف ہے۔

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں:

(۱):......کمام: کمة : کی جمع ہے، اس کے معنی ہیں: چھوٹی گول ٹوپی۔

(۲):......قلنسوۃ: کا لغوی معنی ہے: پوشیدہ ہونا۔ گول ٹوپی۔

(۳):......برنس: لمبی ٹوپی۔

ان الفاظ کی مختصر تعریف وتشریح خاتمہ میں کی گئی ہے، اس کا مطالعہ کیا جائے تا کہ

احادیث کا سمجھنا آسان ہوجائے۔ وہاں ان الفاظ کی تحقیق کے بعد حدیث کے ترجمہ کے تحت صرف ٹوپی کے معنی پر اکتفا کیا گیا ہے:

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ٹوپی کے استعمال کی عادت مطلوب ہے اور ہمیشہ بلا وجہ کھلے سر رہنا معیوب ہے۔ شیخ ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ٹوپی حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام، حضرات صالحین اور اللہ والوں کا لباس ہے۔ اور ٹوپی کا مقصد سر کی (سردی، گرمی سے) حفاظت ہے اور عمامہ کے لئے بھی معین ہے اور وہ سنت ہے،

''قال ابن العربی رحمه الله : القلنسوة : من لباس الانبیاء والصالحین والسالکین ، تصون الرأس ، وتمکن العمامة ، وهی من السنة''۔

(فیض القدیر ص۳۱۴ ج۵، تحت حدیث : کان یلبس القلانس ، رقم الحدیث:۷۱۶۸)

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''ولا یخفی علی عاقل انّ کشف الرأس مستقبح ، وفیه اسقاط مروّة ، و ترک ادب''۔ (تلبیس ابلیس ص۳۷۳)

یعنی عاقل پر پوشیدہ نہیں ہے کہ سر کھولنا قبیح ہے اور مروت کو ختم کر دیتا ہے اور ادب و شریفانہ تہذیب کے خلاف ہے۔ (اردو ص ۳۲۸، وجد میں صوفیہ پر تلبیسِ ابلیس کا بیان)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

(جاہل) صوفیہ کا مذہب ہے کہ استغفار و توبہ کے وقت سر کھول لے، حالانکہ یہ بدعت اور خلاف آدمیت ہے۔ اور احرام کی حالت میں سر کھولنے کے لئے اگر شریعت نہ وارد ہوتی تو کوئی اور وجہ نہ تھی۔ (تلبیس ابلیس (اردو) ص۳۳۳، وجد میں صوفیہ پر تلبیسِ ابلیس کا بیان)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''ویکره کشف الرأس بین الناس''۔ یعنی لوگوں کے درمیان سر کھولنا مکروہ ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص۱۳ ج۱۔ اردو ص۴۲، فصل: جن باتوں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے)

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’کھلے سر پھرنا آج کل کا فیشن ہوگیا ہے، اور اس کو فساق و فجار نے اختیار کیا ہے، اور یہ بہت قبیح ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص۳۵۱ ج۶)

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تب بھی کھلے سر نہیں رہتے تھے۔ اسی طرح استنجاء کے لئے بھی کھلے سر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

کھاتے وقت آپ ﷺ کے سر مبارک پر سفید ٹوپی تھی

(۱):......حضرت فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا آپ کے سر مبارک پر سفید ٹوپی تھی۔ (سیرۃ الشامی جلد ۷ ص ۴۴۷۔ شمائل کبری ص۱۶۸ ج۱)

قضاء حاجت کے وقت آپ ﷺ سر کو ڈھانک لیتے

(۲):......حضرت حبیب بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو چپل پہن لیتے، سر ڈھانک لیتے۔

(ابن سعد۔ سبل الہدی ص۱۱ ج۸۔ سنن کبری ص۹۶ ج۱۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

(۳):......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو سر ڈھانک لیتے۔ اسی طرح جب بیوی کے پاس آتے تو سر ڈھانک لیتے۔

(بیہقی فی السنن ص۶۹ ج۱۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

(۴):......حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو پیر میں جوتا پہن لیتے، سر ڈھانک لیتے (اور آنے کے بعد) وضو فرماتے۔

(مسند احمد ص۲۶۲ ج۴۔ شمائل کبری ص۴۵۷ ج۶)

فائدہ:......آپ ﷺ ننگے سر بیت الخلاء یا جنگل و میدان پاخانے کے لئے تشریف نہ لے

جاتے۔اس سے معلوم ہوا کہ ننگے سر بیت الخلاء جانا خلاف سنت ہے۔ بیت الخلاء کے آداب میں ہے کہ ٹوپی یا سر پر کوئی کپڑا رومال وغیرہ ڈال لے۔

''شرح احیاء'' میں علامہ زبیدی رحمہ اللہ نے اسے منجملہ آداب میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور کھلے سر چلے جاتے ہیں، یہ خلاف ادب اور مکروہ ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کا حکم یہی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں جاتے سر ڈھانپ لیتے تھے

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال ابو بکر رضی الله عنه : انی لأقنع رأسی اذا دخلت الکنیف۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۷۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں تو اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء جاتے تو اللہ سے حیاء کی وجہ سے سر ڈھانپ لیتے

(۶)......عن ابن شهاب : ان ابا بکر الصدیق رضی الله عنه قال یوما وهو یخطب : استحیوا من الله ' فو الله ما خرجت لحاجة منذ بایعت رسول الله صلی الله علیه وسلم الا مقنعا رأسی حیاء من ربی۔(کنز العمال ، رقم الحدیث:۲۷۱۸۷)

ترجمہ:......ابن شہاب رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی سے حیاء کرو، خدا کی قسم میں جب بھی رفع حاجت کے لئے گیا ہوں اپنے رب تعالی سے مارے حیاء کے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

اللہ تعالیٰ سے بات کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام ٹوپی پہنے ہوئے تھے

(۱)......عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال : کان علی موسی (علیه الصلوة والسلام) یومَ کلّمهُ ربّهُ کِساءُ صوفٍ ، وجُبَّةُ صوفٍ ، وکُمَّةُ صوفٍ وسراویل صوفٍ ، وکانت نعلاه من جِلد حِمار میّت۔

(ترمذی، باب ما جاء فی لبس الصوف ، ابواب اللباس ، رقم الحدیث:۱۷۳۴)

ترجمہ:......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ: جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف تکلم عطا فرمایا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اور اون کی ٹوپی، اور اون کی شلوار تھی، اور ان کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

تشریح:......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چادر جبہ پر اوڑھ رکھی ہوگی، کیونکہ سردی کا زمانہ تھا، آپ گھر والوں کے لئے سردی سے بچنے کے لئے آگ لینے تشریف لے گئے تھے۔اور کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

”کنز العمال“ میں یہ روایت کچھ مختلف الفاظ سے بھی آئی ہے۔

(کنز العمال، الفضائل ، موسی علیه الصلوة والسلام ، رقم الحدیث:۳۲۳۸۰)

محرم حالت احرام میں ٹوپی نہ پہنے

(۲)......عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رجلا قال : یا رسول الله ! ما یلبس المحرم من الثیاب ؟ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا تلبسوا القُمُص ، ولا العمائم ، ولا السراویلات ، ولا البرانس، الخ۔

(بخاری، باب البرانس ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث:۵۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: محرم کون سا کپڑا پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: قمیص، عمامہ، سروال اور برنس نہ پہنے۔

ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے

(۳)...... قال ركانة رضى الله عنه : و سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول : فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔

(ابوداؤد مع بذل ص۱۰۵ ج۱۲، باب فی العمائم ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۴۰۷۸۔

ترمذی، باب العمائم على القلانس ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۱۷۸۴)

ترجمہ:......حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔

آپ ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے

(۴)......عن ابن عمر رضى الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس قلنسوة بيضاء۔

(شعب الایمان للبیهقی ص۱۷۵ ج۵، رقم الحديث:۶۲۵۹۔المطالب العالية ص۲۷۲ ج۲، رقم الحديث:۲۱۹۷۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۵، باب فی القلنسوة ، رقم الحديث:۸۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ سفید ٹوپی پہنتے تھے۔

آپ ﷺ کے پاس شامی سفید ٹوپی تھی

(۵)......عن عطاء : عن ابى هريرة رضى الله عنه قال : كان لرسول الله صلى الله

علیه وسلم قلنسوة بیضاء شامیة۔

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی سفید ٹوپی تھی۔

(مسند الامام الاعظم ' للحافظ ابی محمد الحارثی ص۱۲۷ج۱، رقم الحدیث:۱۵۔مسند الامام الاعظم ' من روایة العلامة الحصکفی ، باب ذکر قلنسوة رسول الله صلی الله علیه وسلم ، کتاب اللباس والزینة (مترجم)ص۴۵۳)

آپ ﷺ کے سر مبارک پر لمبی خماسی ٹوپی تھی

(۶)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : رأیت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة خماسیة طویلة۔

(مسند ابی حنیفة رحمه الله ص۱۳۷ج۱، باب العین ' الکوثر ۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۱۴۸ج۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے (سر مبارک) پر لمبی خماسی ٹوپی دیکھی۔

تشریح:......خماسی سے مراد ہوسکتا ہے کہ پانچ کونے والی ٹوپی ہو، جیسا کہ آج کل جلال آبادی ٹوپی ہوتی ہے، اور علماء کی ایک جماعت پہنتی ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ یمن کی خمس نامی چادر سے بنائی ہوئی مراد ہو، اس لئے کہ " بردة اخماس " یمن کی خمس چادروں کو بھی کہا جاتا ہے، والله تعالی اعلم بمراده۔

آپ ﷺ کے سر مبارک پر کانوں والی اونی کپڑے کی ٹوپی تھی

(۷)......عن ابی سلیط رضی الله عنه : انه رأی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة اسماط لها اذان۔

ترجمہ:......حضرت ابوسلیط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے (سرمبارک) پر کانوں والی اونی کپڑے کی ٹوپی دیکھی۔

(الآحاد والمثانی ص۳۰۳ ج۳، دار الرایة۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص۱۴۸ ج۲)

آپ ﷺ کے پاس لاطیہ سفید ٹوپی تھی

(۸)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم قلنسوة بیضاء لاطیة یلبسها۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس لاطیہ سفید ٹوپی تھی، آپ ﷺ اسے پہنتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر ص۱۹۳ ج۴)

آپ ﷺ کے پاس تین قسم کی ٹوپیاں تھیں

(۹)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث قلانس : قلنسوة مضروبة ' قلنسوة برد حبرة ' قلنسوة ذات اذان ' یلبسها فی السفر ، فربما وضعها بین یدیه اذا صلی۔ (الشوکانی فی الفوائد ص۱۷۸)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ کے پاس تین ٹوپیاں تھیں: سلی ہوئی، دھاری دار منقش، کانوں والی جسے آپ ﷺ سفر میں پہنتے تھے، بسا اوقات اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔

آپ ﷺ کے پاس سوراخ والی چمڑے کی ٹوپی تھی

(۱۰)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے پاس چمڑے کی ایسی ٹوپی بھی تھی جس میں سوراخ تھا۔ (سیرۃ الشامی جلد۷ ص۴۴۸۔شمائل ص۱۶۸ ج۱)

آپ ﷺ کی سفر وحضر کی ٹوپی

(۱۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : كان صلی الله عليه وسلم يلبس القلا نس فی السفر ذوات الاذان وفی الحضر المضمرة ، يعنی الشامية ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپیاں پہنتے تھے،اور حضر میں شامی سر چھپانے والی ٹوپی پہنتے تھے۔

(الا تحاف السادة ص۲۵۵ ج۸)

آپ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپہ پہنتے تھے

(۱۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما انه صلی الله عليه وسلم : كان يلبس القلا نس تحت العمائم ' و بغير العمائم ، وكان يلبس القلانس اليمانية وهُنَّ البيض المُضرِّية ، ويلبس ذوات الاذان فی الحرب ، وكان ربّما نزع قلنسوة فجعلها سُترةً بين يديه وهو يصلی ، وكان من خُلُقه ای يسمِّیَ سِلاحه و دَوابَّهُ و متاعَه۔

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ ٹوپی عمامہ کے نیچے پہنتے تھے(اور کبھی)بغیر عمامہ کے بھی استعمال فرماتے تھے،اور آپ ﷺ یمنی سفید سلی ہوئی ٹوپیاں بھی پہنتے تھے،اور حالت جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے،،اور بسا اوقات ٹوپی کو سر سے اتار کر سترہ بنا کر نماز ادا فرماتے ۔

(ابوداؤد، باب کنز العمال ، اللباس ، رقم الحديث:۱۸۲۸۶۔

فیض القدیر ص۳۱۴ ج۵، تحت حديث : كان يلبس قلنسوة بيضاء ، رقم الحديث:۷۱۶۸)

آپ ﷺ سفید گول ٹوپی پہنتے تھے

(۱۳)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس كمة بيضاء۔

(طبرانی (اوسط)ص۲۷۴ ج۶، رقم الحدیث:۶۱۸۱۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ اج۵، باب فی القلنسوة ، رقم الحدیث:۸۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سفید گول ٹوپی پہنتے تھے۔

حدیث بیان فرماتے ہوئے سر سے ٹوپی کا گرجانا

(۱۴)......عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه يقول : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : الشهداء اربعة : رجل مؤمن جيّد الايمان ' لقى العدوّ فصدق الله حتى قُتل ' فذاک الذی يرفع الناس اليه اعينهم يوم القيامة هكذا ، ورفع رأسه حتى وقعت قلنسوته ، فلا ادرى قلنسوةَ عمرَ اراد ام قلنسوة النبی صلى الله عليه وسلم؟

(ترمذی، باب ما جاء فی فضل الشهداء عند الله ، ابواب فضائل الجهاد ، رقم الحدیث:۱۶۴۴)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: شہداء چار (یعنی ان کے چار مختلف درجات) ہیں: (پہلا درجہ) مؤمن آدمی عمدہ ایمان والا (یعنی متقی اور پارسا) دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا، پس اس نے اللہ کو سچ کر دکھایا (یعنی بہادری سے لڑنے کا وعدہ پورا کیا) یہاں تک کہ وہ مارا گیا، پس یہ وہ شہید ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن (جنت میں) اپنی نگاہیں اس طرح اٹھائیں گے، اور انہوں نے اپنا سر اٹھایا، یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گرگئی۔ (حدیث کے راوی حضرت ابو یزید

خولانی کہتے ہیں کہ) پس میں نہیں جانتا کہ حضرت فضالہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا آپ ﷺ کی؟

(یعنی ''قلنسوته'' کی ضمیر کا مرجع کون ہے؟ یہ بات میں نے حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے نہیں پوچھی)

فائدہ:......اس حدیث سے ایک خاص فائدہ یہ حاصل ہوا کہ نبی ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ٹوپیاں پہنتے تھے، اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے تھے پگڑی کے بغیر، کیونکہ ٹوپی گرنا اسی صورت میں کہا جائے گا جب اس پر پگڑی نہ ہو، پگڑی اول تو گرتی نہیں، اور اگر گرے تو پگڑی گرنا کہیں گے ٹوپی گرنا نہیں کہیں گے۔(تحفة الالمعی ص۵۷۶ ج۴)

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے ٹوپی عطا فرمائی

(۱۵)......ثنا ابو قرصافه رضی الله عنه : كسانی رسول الله صلى الله عليه و سلم برنسا ، فقال : البسه۔

(مجمع الزوائد ص۱۲۷ ج۵، باب البرانس ، كتاب اللباس ۔ فتح الباری ص۳۳۴ ج۱۰، كتاب اللباس، رقم الحديث:۶۸۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک برنس پہنائی (عطا فرمائی) اور فرمایا: اس کو پہنو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ٹوپیوں کا ذکر

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے سر پر چھوٹی مصری ٹوپی تھی

(۱۶)......عن اسحاق ابو الحارث مولى بنى هبار قال : رأيت ابا الدرداء ..... و

علیه قلنسوة مصریة صغیرة ، الخ۔(ابن عساکرص۱۹۷ج۸، حرف الجیم)

ترجمہ:......حضرت اسحاق ابو الحارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے (سر) پر چھوٹی مصری ٹوپی تھی۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کی ٹوپی تھی

(۱۷)......حدثنا معتمر قال : سمعت ابی یُحدِّث ان خالدا الاثبج حدث ان جندب بن عبد الله البجلی بعث الی عسعس بن سلامة ' زمن فتنة ابن الزبیر ، فقال : اجمع لی نفرا من اخوانک حتی احدثهم ، فبعث رسولا الیهم ، فلما اجتمعوا جاء جندب وعلیه برنس اصفر، فقال : تحدثوا بما کنتم تحدثون به ، حتی دار الحدیث فلما دار الحدیث الیه حسر البرنس عن راسه ، الخ۔

(مسلم، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله : لا اله الا الله ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۹۷)

ترجمہ:......حضرت معتمر سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت خالد اثبج سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے عسعس بن سلامہ کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے (زمانۂ خلافت میں سازشیوں کی طرف سے اٹھائے گئے) فتنہ کے زمانہ میں پیغام بھیجا کہ: لوگوں کو جمع کرو، اپنے بھائی بندوں (برادری) کو تاکہ میں ان سے کچھ گفتگو کروں۔ عسعس نے لوگوں کو بلا بھیجا، جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت جندب رضی اللہ عنہ تشریف لائے زرد رنگ کی ٹوپی اوڑھے ہوئے، اور لوگوں سے کہا کہ: تم اپنی گفتگو میں لگے رہو، جو باتیں تم کر رہے تھے (لوگ باتیں کرنے لگے) یہاں تک کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی طرف لوگ متوجہ ہوئے، جب لوگ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے اپنے سر سے ٹوپی اتار دی۔

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کے سر پر ٹوپی تھی

(۱۸)......ان ابا موسى خرج من الخلاء فمسح على قلنسوته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۱۰ ج ۱، من كان يرى المسح على العمامة ، رقم الحديث:۲۲۲۔ص ۵۱۱ ج ۱۲، فی لبس القلانس ،كتاب اللباس ، رقم الحديث:۲۵۳۵٦)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے اور ٹوپی پر مسح فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زرد رنگ کی ٹوپی

(۱۹)......حدثنا معتمر قال : سمعت ابی ، قال : رأيت على انس رضی الله عنه برنسا اصفر من خز ۔(بخاری، باب البرانس ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۵۸۰۲)

ترجمہ:......حضرت معتمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا ریشمی برنس دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر ٹوپی تھی

(۲۰)......عن هشام قال : رأيت على ابن الزبير رضی الله عنه قلنسوة ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۱۰ ج ۱، فی لبس القلانس ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۲۵۳۵۳)

ترجمہ:......حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے (سر) پر ٹوپی دیکھی ،الخ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو ٹوپی ڈال کر پکڑنا

(۲۱)......عن عمرو بن ميمون قال : رأيت عمر بن الخطاب رضی الله عنه قبل ان يُصاب بايام بالمدينة ...... وكان اذا مر بين الصفين ، قال : استووا حتى اذا لم ير

فيهنّ خللا تقدم فكبر...... فما هو الا ان كبّر ، فسمعته يقول : قتلنى أو اكلنى الكلب ، حين طعنه ، فطار العِلجُ بسكّينٍ ذاتِ طرفين ، لا يمرّ على احد يمينا و شمالا الا طعنه حتى طعن ثلا ثة عشر رجلا مات منهم سبعة ، فلما رأى ذلك رجل من المسلمين طرح عليه بُرنسا ، فلما ظن العلج انه ماخوذ نحر نفسه ، الخ۔

(بخاری ص۷ ۹ ج۱، باب قصة البيعة و الا تفاق على عثمان بن عفان ، كتاب فضائل اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۳۷۰۰)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ.....(اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب دوصفوں کے درمیان سے گذرتے تو فرماتے جاتے کہ: صفیں سیدھی کرلو،اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل باقی نہیں رہ گیا تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے .....(جس دن آپ شہید کئے گئے‘ اس دن بھی آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ) میں نے سنا آپ فرمارہے تھے کہ: قتل کیا مجھے کتے نے یا کتے نے کاٹ لیا (ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کردیا تھا،اس کے بعد وہ بد بخت) اپنا دودھاری ہتھیار لئے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا،اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا، جن میں سات حضرات نے شہادت پائی،مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اپنی لمبی ٹوپی اس پر ڈال دی، بد بخت کو جب یقین ہوگیا کہ اب پکڑلیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا،الخ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ٹوپی والا جبہ پہننا

(۲۲)......اخبرنا مالك : اخبرنا نافع عن ابن عمر : كان اذا سجد وضع كفّيه

علی الذی یضع جبهته علیه ، وقال : قد رأیته فی برد شدید وانه لَیُخرِج کفیه من برنسه حتی یضعهما علی الحصی۔

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تھے تو وہ جس چیز پر اپنی پیشانی رکھتے تو اس پر اپنے ہاتھ رکھتے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے سخت سردی میں انہیں دیکھا کہ انہوں نے اپنے (اس) جبہ مبارکہ سے (جو ٹوپی والا تھا) ہاتھوں کو نکالا اور ان کو کنکریوں پر رکھے ہوئے تھے۔

(مؤطا امام محمد مترجم ص۹۱، باب السّنة فی السجود ، رقم الحدیث:۱۵۰)

حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم اپنے سروں پر ٹوپیاں رکھتے تھے

(۲۳)......عن سلیمان بن ابی عبد الله قال : ادرکت المهاجرین الاولین یَعْتَمُّوْنَ بعمائم کرابیس سودٍ و بیض و حمر و خضر وصفر ' یضع احدهم العمامة علی رأسه ' ویضع القلنسوة فوقها، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۵ ج۱۲، من کان یعتم بکور واحد ، کتاب اللباس ، رقم الحدیث: ۲۵۴۸۹)

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے پہلے مہاجرین حضرات رضی اللہ عنہم کو پایا (یعنی دیکھا) وہ حضرات کالا' سفید' سرخ' ہرا' زرد (وغیرہ) رنگ کے سوتی کپڑے کے عمامے باندھتے تھے۔ بعض حضرات تو اپنے سروں پر عمامہ باندھتے (اور عمامہ باندھنے کی ترکیب اس طرح تھی کہ پہلے سر پر) ٹوپی رکھتے تھے، الخ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کھلی اورسروں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں

(۲۴)......عن ابی سعید وھو عبد الله بن بسر قال : سمعت ابا کبشة الانماری رضی الله عنه یقول : کانت کمام اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم بُطحا۔

(ترمذی، باب کیف کانت کمام الصحابة ، ابواب اللباس ، رقم الحدیث:۱۷۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید عبداللہ بن بسر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں کھلی اورسروں کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے جسم پر برانس تھیں

(۲۵)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : رأیت النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیه حیال اذنیه ، قال : ثم اتیته فرأیتهم یرفعون ایدیهم الی صدورهم فی افتتاح الصلوة وعلیهم برانس واکسیة ۔

(مسند احمد ص ۷۵ ج ۲، رقم الحدیث:۷۵۱۹)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز کے شروع میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا، (پھر کچھ مدت کے بعد) آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھوں کو سینے تک اٹھائے ہیں اوران کے جسم پر برانس اورچادریں ہیں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں آپ ﷺ کا بال مبارک رہتا تھا

(۲۶)......عن عبد الحمید عن ابیه قال : کان فی قلنسوة خالد بن الولید رضی الله

عنه من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال خالد : ما لقيت قوما قط وهى على رأسى الا اعطيت الفلج۔

(كنز العمال ، فضائل : خالد بن وليد ، رقم الحديث:۳۷۰۲۵)

ترجمہ:......حضرت عبدالحمید رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کا بال مبارک تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب بھی کسی قوم سے میرا مقابلہ ہوا اس حال میں کہ بال مبارک میرے سر پر ہو تو مجھے ضرور فتح و جیت ملی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے

(۲۷)......قال الحسن : كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه فى كُمِّه۔(بخاری، باب السجود على الثوب فى شدة الحر ، قبل رقم الحديث:۳۵۸)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے، اور دوران سجدہ ان کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے تھے۔

تشریح:......اس تعلیق کی اصل یہ حدیث ہے: حضرت اشعث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: حسن بصری رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کپڑے پر سجدہ کرے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۴ ج۲، فى الرجل يسجد على ثوبه من الحر ، رقم الحديث:۲۷۹۱)

دوران سفر گرمیوں میں جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز کے وقت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اقتدا میں زمین کی گرمی سے بچنے کے لئے جو چادر انہوں نے اوڑھ رکھی تھی، اس کا ایک پلہ بچھا کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

تابعین واکابر کی ٹوپیاں

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے سر پر مصری سفید ٹوپی تھی

(۲۸)......عن عبد الله بن سعيد قال : رأيت علىٰ علِى بن الحسين رضى الله عنهما قلنسوة بيضاء مضربة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۱۰ ج۱۲، فی لبس القلا نس ، كتاب اللباس ، رقم الحديث:۲۴۲۵۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے (سر) پر سفید بہت زیادہ سلی ہوئی ٹوپی دیکھی۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ٹوپی پہنتے تھے

(۲۹)......عن مغيرة قال : كان اذا كانت على ابراهيم عمامة أو قلنسوة رفعها ثم مسح على يافوخه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۵ ج۱، من كان لا يرى المسح عليها و يمسح على رأسه ، رقم الحديث:۲۳۵)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: جب حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سر پر عمامہ یا ٹوپی ہوتی تو اسے اٹھاتے پھر سر کے اوپر کے حصے پر مسح فرماتے۔

حضرت حیان بن وبرہ رحمہ اللہ کے سر پر چھوٹی ٹوپی تھی

(۳۰)......عن ابى المغيرة قال : اتينا بيروت انا و عمير بن هانى العنسى ‘ فاذا برجل عليه الناس فى المسجد ، واذا عليه قميص كرابيس الى نصف ساقيه ‘ وعمامة ‘ و قلنسوة صغيرة ‘ وثياب رثةُ ‘ يقال له حيان بن وبرة المرى ، فقلت لعمير

أمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ؟ قال : لا ولكن كان صاحبا لابى بكر الصديق رضى الله عنه۔(اخرجه ابو زرعه فى تاريخه ص۶۰۶ ج۱)

ترجمہ:......حضرت ابومغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں اور عمیر بن ہانی عنسی بیروت آئے، تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں ایک صاحب کے پاس جمع ہیں، اور ان صاحب نے سوت کی قمیص پہن رکھی ہے جو آدھی پنڈلی تک ہے، اور ان پر عمامہ اور چھوٹی ٹوپی اور پرانہ کپڑا تھا، وہ حیان بن وبرہ رحمہ اللہ تھے، حضرت ابومغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عمیر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ بزرگ آپ ﷺ کے صحابی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے ساتھی ہیں۔

حضرت سالم رحمہ اللہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی

(۳۱)......عن خالد بن ابى بكر قال : رأيت على سالم قلنسوة بيضاء ، الخ ۔

(اخرج ابن سعد ص۱۹۶ ج۷)

ترجمہ:......حضرت خالد بن ابوبکر سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کے سر پر سفید ٹوپی دیکھی۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے سر پر باریک ٹوپی تھی

(۳۲)......عن محمد بن هلال : انه رأى سعيد بن المسيب يَعْتَمُّ وعليه قلنسوة لطيفة ، الخ ۔(اخرج ابن سعد ص۱۳۷ ج۷)

ترجمہ:......حضرت محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس پر باریک ٹوپی تھی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے (سر) پر سفید ٹوپی تھی

(۳۳)......عن خالد بن ابی بکر قال : رأیت علی عبید الله بن عبد الله قلنسوة بیضاء ، الخ ۔(اخرج ابن سعد ص۲۰۱ ج۷)

ترجمہ:......حضرت خالد بن ابوبکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے (سر) پر سفید ٹوپی دیکھی۔

حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ ٹوپی اور سفید عمامہ پہنتے تھے

(۳۴)......عن ابی الغصن : انه رأی نافع بن جبیر یلبس قلنسوة اسماطا وعمامة بیضاء۔(اخرج ابن سعد ص۲۶۵ ج۳)

ترجمہ:......حضرت ابوالغصن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ٹوپی اور سفید عمامہ پہنے ہوئے ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ کی نماز میں ٹوپی گرگئی تو نماز ہی میں اٹھا کر پہن لی

(۳۵)......وضع ابو اسحاق قلنسوته فی الصلاة و رفعها۔

(بخاری، باب استعانة الید فی الصلوة ' اذا کان من امر الصلوة ، کتاب العمل فی الصلوة)

ترجمہ:......حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اٹھایا۔

تشریح:......حضرت ابواسحاق کا نام عمرو بن عبد اللہ السبیعی کوفی ہے، آپ کبار تابعین میں سے ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے: ۳۸ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی تھی۔(نعمۃ الباری ص۳۴۳ ج۳)

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ کی نماز میں ٹوپی گرگئی تو انہوں نے نماز ہی میں کی اٹھا کر پہن لی، کیونکہ یہ عمل قلیل ہے۔(تحفۃ الباری ص۵۱۸ ج۳)

خاتمہ......ٹوپی کے تین نام اوران کی تحقیق

ٹوپی کے لئے احادیث میں تین طرح کے الفاظ آئے ہیں،مناسب ہے کہ ان الفاظ کی مختصر تعریف وتشریح کردی جائے تاکہ احادیث کا سمجھنا آسان ہوجائے:

لفظ ’’کمام‘‘ کی تفصیل

(۱):......کمام: کمة : کی جمع ہے،اس کے معنی ہیں: گول ٹوپی۔

وجہ تسمیہ:......کمّ : کے معنی ہیں: کسی چیز کو چھپانا، چونکہ ٹوپی سرکو چھپاتی ہے،اس لئے اسے کمام کہتے ہیں۔علامہ طیبی رحمہ اللہ شرح مشکوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’کمام هی بکسر کاف ، جمع کمة بالضم ،کقباب وقبة ، وهی القلنسوة المدورة ، سُمّيت بها لانها تغطی الرأس ‘‘۔(شرح الطیبی ص۲۱۵ج۸)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

’’وکمّة صوف : بضم الكاف وتشديد الميم ، أو بكسر الكاف : قلنسوة صغيرة أو مدورة‘‘۔(فیض القدیر، تحت رقم الحدیث:۶۲۰۳)

یعنی کمہ کا معنی چھوٹی ٹوپی یا گول ٹوپی کے ہیں۔

’’الکمة : القلنسوة المدورة ، انها تغطی الرأس ‘‘۔

(حاشیة کنز العمال ، تحت رقم الحدیث:۱۷۴۴۹)

’’الکما : جمع کمة ، وهی القلنسوة المدورة‘‘۔

(مرقات ص۲۴۶ج۸، کتاب اللباس ، تحت حدیث : ابی کبشة)

صحاح میں لکھاہے:

’’الکمة : القلنسوة المدورة ، لانها تغطی الرأس ‘‘۔

یعنی الکمة گول ٹوپی کوکہا جاتا ہے،اس لئے کہ اس سے سرکوڈھانپا جاتا ہے۔
(شرعی لباس ص ۲٦۷)

''الکمة البطحاء ' القلنسوة أی کانت منبطحة غیر متنصبة ''
یعنی کمہ ٹوپی کوکہا جاتا ہے، جواونچی نہ ہواور سر سے چپکی ہوئی ہو۔
(مجمع بحارالانوار ص ۴۳۵ ج ۴)

محدثین کی یہ تشریحات اس لئے بھی لکھی گئیں کہ بعض شراح نے کم کے معنی آستین کے کئے ہیں،تو گویا احادیث میں جہاں لفظ کم آیا ہے وہاں ٹوپی مراد لینا صحیح نہیں ہے،مگر اوپر کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ اکابر نے ان احادیث میں ٹوپی ہی مراد لی ہے۔
پھر عربی میں ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں،اس لئے یہ اعتراض کہ یہاں ٹوپی کا معنی لینا درست نہیں صحیح نہیں، جہاں کم کے معنی آستین کے ہیں وہاں ٹوپی کے بھی ہیں۔

لفظ ''قلنسوة'' کی تشریح اور اس کے اوصاف

(۲):......قلنسوة : کا لغوی معنی ہیں: پوشیدہ ہونا۔گول ٹوپی۔

''قلنسوة : قلینسة قلا نس ' نوع من مالبس الرأس ، تکون علی ھیئات متعددة''
(معجم لغة الفقهاء)

یعنی: قلنسوة 'سر کے لباس کی ایک قسم ہے جومتعدد کیفیات واوصاف کی ہوتی ہے۔
''القلنسوة : مایلبس علی الرأس ، ویعتم فوقه''۔
(شامی ص ۴۵۷ ج ۱، باب المسح علی الخفین ، تحت : لا یجوز علی عمامة و قلنسوة ، الخ)

یعنی:قلنسوة'ٹوپی کوکہا جاتا ہے جوسر پر پہنی جاتی ہے،اوراس پر عمامہ باندھا جاتا ہے،
یعنی:''قلنسوة''ایک ایسا غلاف ہے جو پیٹ والا ہواور سر پر پہنا جائے،یا سرکوڈھانپا

جائے۔

’’ القلنسوة : من ملابس الرأس كالبرنس الذى تغطى به العمامة من نحو شمس و مطر ‘‘۔

(فیض القدیر ص۳۱۴ ج۵، تحت حديث : كان يلبس قلنسوة بيضاء ، رقم الحديث:۷۱۶۶)

یعنی: قلنسوة ‘سر کا لباس ہے،جس طرح برنس ہے،جس سے عمامہ چھپایا جاتا ہے سورج اور بارش وغیرہ سے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ’’قلنسوة‘‘میں پوشیدگی کا معنی پایا جاتا ہے،اورٹوپی کو اس لئے’’قلنسوة‘‘ کہتے ہیں کہ اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے’’قلنسوة‘‘ کے معنی گول کے کئے ہیں’’ القلنسوة المدورة ، سميت بها لا نها تغطى به الرأس ‘‘۔یعنی’’ قلنسوة ‘‘گول ٹوپی کو کہا جاتا ہے۔اوروجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔

احادیث میں’’قلنسوة‘‘ کے ساتھ مختلف اوصاف ذکر کئے گئے ہیں:

(۱)......قلنسوة بيضاء:سفید گول ٹوپی۔

(۲)......قلنسوة بيضاء لاطئة :’’بذل المجهود‘‘میں’’لاطئة‘‘ کا معنی کیا گیا ہے:’’لاصقة بالرأس ‘‘یعنی سر سے چپکی ہوئی۔(ص۲۵۲ ج۲)

اور’’عون المعبود‘‘میں ہے:’’لازقة بالرأس ‘‘یعنی سر سے ملی اور چپکی ہوئی ٹوپی۔

(ص۲۸ ج۳)

(۳)......قلنسوة بيضاء شامية : شامیہ کے معنی ہے:’’لاطئة اى لاصقة برأسه ‘‘یعنی سر سے ملی اور چپکی ہوئی ٹوپی۔گویا’’لاطئة‘‘اور’’شامية‘ کے معنی یکساں ہیں۔

(۴)...... قلنسوة مضروبة:اور''مضروبة ''کامعنی ہے:''کل ما اکثر تضريبة بالخياطة أو كساء أو غطاء مخيطين خياطة كثيرة بينهما قطن ونحوه كاللحاف ذو طاقين''۔

یعنی ہر وہ چیز جس کی سوت سے بہت زیادہ سلائی کی گئی ہو، یا چادر یا غلاف جو بیچ میں روئی ڈال کر بہت زیادہ سیا گیا ہو، لہذا یہاں معنی ہوا: وہ ٹوپی جو بہت زیادہ سوت کے ذریعہ سلی گئی ہو۔

(۵)...... برد حبرة :یعنی جوٹوپی دھاری دار نقش ونگار والی ہو۔برد' کامعنی ہے: دھاری دار،اور'' حبرة ''کامعنی ہے نقش ونگار والا۔مصباح اللغات میں ہے:''الحبر والحبير من الثياب''نیاونرم منقش چادر۔

(۶)...... القلنسوة المضمرة اى الشامية: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں:''قلنسوة''کےساتھ''مضمرة'' کی صفت آئی ہے،اوراس کی شرح خود حدیث میں '' الشامية''سے کی گئی ہے،جس کے معنی ہیں: سر سے ملی ہوئی ٹوپی۔

القاموس المحیط میں ہے:''اضمره اى اخفاه والمفعول مضمرة اضمرت الشئ أى اخفيته ''یعنی چھپانااور پوشیدہ رکھنا، جب کسی چیز کو چھپائے اس وقت کہا جاتا ہے: '' اضمرت الشئ''۔

اورالمنجد میں'' الضمرة ''کاترجمہ: پوشیدہ کرنے یاہونے سے کیا گیا ہے۔اب ''القلنسوة المضمرة'' کامعنی ہوا: سرکو چھپانے والی ٹوپی۔

(۷)...... قلنسوة ذات الاذنين :یا'' ذوات الآذان ''اس کا مطلب یہ ہے کہ: وہ ٹوپی دو کانوں والی تھی، جیسے ہمارے اطراف میں سردی کے زمانے میں کانوں کی حفاظت کے

لئے اوڑھتے ہیں ۔(الدر المنضود ص ۱۹۸ ج ۲)

یعنی شاید(دو کانوں والی) سے مراد اس ٹوپی کی دونوں جانبوں پر دو رسیاں ہوتی تھیں جن سے سر کو باندھا جا سکتا ہے ۔(المنہل العذب المورد شرح ابی داؤد)

(۸)......قلنسوة يمانية هن البيض المضربة :یعنی یمنی ٹوپی اور وہ سفید اور بہت زیادہ سلی ہوئی ہوتی تھی ۔

لفظ ''برنس'' کی تشریح

(۳):......برنس: لمبی ٹوپی ۔

الرائد میں ''برنس'' کے تین معنی کئے گئے ہیں: ''البرنس جمع برانس، (۱) : ثوب رأسه منی ملتصق به ، (۲) : ثوب يلبس بعد الاستحمام ، (۳): قلنسوة طويلة''۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به دراعه كان أو ممطرا ' أو جبة وفی حديث عمر : سقط البرنس عن رأسه من ذلک ، وقال الجوهری : قلنسوة طويلة ، و كان النساک يلبسونها فی صدر الاسلام ''۔(لسان العرب ص ۳۹۳)

یعنی وہ کپڑا جس کے بعض حصہ سے ٹوپی کا کام لیا جاتا ہے،اور وہ حصہ کپڑا کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے، چاہے وہ زرہ ہو یا بارش سے بچاؤ کے لئے بنایا گیا ہو، یا جبہ ہو۔اور یہی معنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ برنس ان کے سر سے گر گئی ۔اور جوہری نے کہا ہے کہ: برنس لمبی ٹوپی ہے، جسے عباد ابتدائے اسلام میں پہنتے تھے۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به ، قلنسوة طويلة ، و رداء ذو كمين يلبس بعد الاستحمام''۔(المعجم الوسیط ص ۵۴)

وہ کپڑا جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ استعمال ہو،اور اس کپڑے سے متصل ہو، یا لمبی

ٹوپی، یا وہ چادر جو دو آستین والی ہو جو حمام کے بعد پہنی جاتی ہے۔
برنس: وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی، وہ لباس جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دے۔(مصباح اللغات)

''البرنس هو كل ثوب يكون غطاء الرأس جزء منه متصلا به ، وقيل قلنسوة طويلة كانت تلبس فى صدر الاسلام''۔(المنجد ص۳۶)

وہ کپڑا جس کے سر چھپانے کا حصہ اس سے متصل ہو۔اور کہا گیا ہے کہ: وہ لمبی ٹوپی جو ابتدائے اسلام میں پہنی جاتی تھی۔

''البرنس كل ثوب رأسه منه ملتزق به ، قلنسوة طويلة ، و رداء ذو كمين يلبس بعد الاستحمام''۔(المعجم الوسیط ص۵۴)

شراح حدیث نے بھی برنس کی تشریح فرمائی ہیں:

''البرانس جمع برنس ، هى القلنسوة ، وذكر عبد الله بن ابى بكر : ما كان احد القراء الا له برنس يغدو فيه' وخميصة يروح فيها ، وسئل مالك ان لبسها اتكرهها فانه يشبه لباس النصارى ؟ قال : لا بأس بها، وقد كانوا يلبسونها ههنا''۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ص۱۹ ج۱۵)

یعنی برانس برنس کی جمع ہے،اس کے معنی ٹوپی کے ہیں،حضرت عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: ہر ایک قاری کے پاس ایک برنس ہوتا تھا جسے وہ صبح کو استعمال کرتے تھے،اور ایک چادر ہوتی تھی جو شام کو استعمال کی جاتی تھی۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: کیا برنس مکروہ ہے اس لئے کہ وہ نصاری کے لباس کے مشابہ ہے؟ فرمایا: نہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔اب تو ہمارے یہاں

بھی بکثرت اس کے پہننے کا رواج ہے۔

”البرانس جمع برنس .... ویفسر بقلنسوة عظیمة ، وهذا التفسیر قاصر ، وقیل هو کل ثوب رأسه منه یلتزق“۔

(حاشیہ مشکوۃ (۵) ص۲۳۵، باب ما یجتنبه المحرم ، الفصل الاول)

یعنی برانس برنس کی جمع ہے،اس کی ایک تفسیر بڑی ٹوپی سے کی جاتی ہے،لیکن یہ تفسیر ناقص اورادھوری ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ: ہر وہ لباس جو سر سے چپکا رہے۔

برنس اس لمبی ٹوپی کو کہتے ہیں جو عرب میں اوڑھی جاتی تھی۔اور برنس وہ لباس بھی ہوتا ہے جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دیتا ہے جیسے برساتی ٹوپی وغیرہ۔(مظاہر حق ص۱۵۷ ج۲)

خاتمہ: نمبر:۲/ایک اشکال اوران کا حل

ناپسندیدہ ٹوپی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لومڑی کی کھال کی ٹوپی کو سر سے پھینک دیا

(۱)......عن ابن سيرين عن انس بن مالک رضی الله عنه : ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه رأى رجلا يصلی وعليه قلنسوة ' بطانتها من جلود الثعالب ' فألقاها عن رأسه وقال : ما يدريک لعله ليس بذكي۔

(كنز العمال ، الدباغة ، رقم الحديث:۲۷۳۱۱۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۲ ج۴، فی الصلاة فی جلود الثعالب ، كتاب الصلاة ، رقم الحديث:۶۵۳۶)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا' اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ،ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا،حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ پاک نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لومڑی کی کھال کی ٹوپی کو پھاڑ دیا

(۲)......عن ابن سيرين قال : رأى عمر بن الخطاب رضی الله عنه علی رجل قلنسوة من ثعالب فامر بها ففُتقَت۔

(كنز العمال ، محظور اللباس، رقم الحديث:۴۱۹۰۱۔مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۱، باب جلود السباع ،كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۲۶)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے،فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

ایک شخص کولومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنتے دیکھا تو حکم دیا تو اسے پھاڑ دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلی کی کھال کی ٹوپی کو پکڑ پھاڑ دیا

(۳)......عن ابن سيرين قال : رأى عمر بن الخطاب رضى الله عنه على رجل قلنسوة ' فيها من جلود الهرر ' فاخذها فخرقها ، وقال : ما احبسه الا ميتة۔

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے،فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے سر پر بلیوں کی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی دیکھی تو اس کو پکڑ کر پھاڑ دیا،اور فرمایا: میرے گمان میں یہ مردار ہے۔

(كنز العمال ، محظور اللباس، رقم الحديث:۴۱۹۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۱، باب جلود السباع ،كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۲۷)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی

(۴)......عن ابى جعفر قال : كان لعلىّ بن حسين رحمه الله سَبَنُجونة ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۴۷ ج ۱۲، فى لبس الثعالب ،كتاب اللباس ، رقم الحديث:۲۵۴۹۸)

(۵)......عن ابى جعفر قال : كان لعلىّ بن حسين رحمه الله سَبَنُجونون ثعالب يلبسوه ' فاذا صلى نزعه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۳ ج ۴، فى الصلوة فى جلود الثعالب ، رقم الحديث:۶۵۴۱)

ترجمہ:......حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس لومڑی کی کھال کی پوستین تھی جسے وہ پہنتے تھے،جب نماز پڑھتے تو اسے نکال دیتے۔

تشریح:......ایک روایت کے الفاظ ہیں: عن ابی جعفر عن علی بن الحسین قال : کانت له سَنجوية من ثعالب فكان يلبسها ' فاذا أراد ان يصلى وضعها۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۷ج۱، باب جلود السباع ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۲۲۴)

سَبَـنُـجـونة: کے ایک معنی ہیں: بال والا چمڑا۔اس کی ایک تشریح یہ بھی کی گئی ہے: یہ آسمان جون سے معرب ہے یعنی آسمانی رنگ۔ایسا کپڑا جو آسمانی رنگ سے رنگا گیا ہو، پھر اس میں لومڑی کی کا چمڑا لگا دیا گیا ہو۔

(حاشیہ:مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴۷ ج۱۲، فی لبس الثعالب ،کتاب اللباس ، تحت رقم الحدیث : ۲۵۴۹۸۔مصنف عبدالرزاق ص۱۷ج۱، باب جلود السباع ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۲۲۴)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال سے (بنی ہوئی) ٹوپی تھی

(۶)......عن يزيد قال : رأيت على ابراهيم رحمه الله قلنسوة مكفوفةُ بثعالب– أو سمّور–۔

ترجمہ:......حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پر لومڑی کی کھال سے (بنی ہوئی)–یا سمور کی کھال سے (بنی ہوئی)–ٹوپی دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۱۱ ج۱۲، فی لبس القلانس، رقم الحدیث:۲۵۳۵۴۔ص۵۴۷ ج۱۲، فی لبس الثعالب ، رقم الحدیث:۲۵۵۰۰)

تشریح:......سمور: ایک نیولے جیسا جانور، جو شمال افریقہ میں ہوتا ہے، اس کی کھال کی پوستین بنائی جاتی ہے۔(القاموس الوحید ص۷۹۹)

سمور: ایک نہایت باریک پشم (بال) والا برفانی جانور۔(فیروز اللغات)

(۷)......عن يزيد بن ابى زياد قال : رأيت على ابراهيم النخعى رحمه الله قلنسوة

فیھا ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے (سر) پرلومڑی کی کھال سے ٹوپی دیکھی۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۷۱ ج ۱، باب جلود السباع ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۲۲۴)

حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے سر پرلومڑی کی کھال کی ٹوپی تھی

(۸)......عن الاجلح قال : رأیت علی الضحاک رحمه الله قلنسوة ثعالب۔

ترجمہ:......حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے (سر) پرلومڑی کی کھال کی (بنی ہوئی) ٹوپی دیکھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۱۱ ج ۱۲، فی لبس القلانس ، رقم الحدیث:۲۵۳۵۵۔ص ۵۴۷ ج ۱۲، فی لبس الثعالب ، رقم الحدیث:۲۵۴۹۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ لومڑی کی کھال کے (لباس) میں نماز کومکروہ سمجھتے تھے

(۱۰)......عن علی رضی الله عنه : انه کان یکره الصلاة فی جلود الثعالب۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ لومڑی کی کھال کے (لباس) میں نماز کومکروہ سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۱۲ ج ۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب ، رقم الحدیث:۶۵۳۷)

لومڑی کی کھال کے (لباس) پہنو، اوراس میں نماز نہ پڑھو

(۱۱)......عن سعید بن جبیر ، وعن اشعث بن عبد الملک ، عن الحسن رحمه الله : انهما قالا : البس جلود الثعالب ، ولا تصل فیها۔

ترجمہ:......حضرت سعید بن جبیر حضرت اشعث بن عبدالملک رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: لومڑی کی کھال کے (لباس) پہنو، اوراس میں نماز نہ پڑھو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب ، رقم الحدیث:۶۵۳۸۔ ص۵۴۶ ج۱۲، فی لبس الثعالب ، رقم الحدیث:۲۵۴۹۷)

لومڑی کی کھال کے لباس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ وہ دباغت دیا گیا ہو

(۱۲)......عن الحسن رحمه الله : انه کان لا یری بذلک بأسا اذا دبغت۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ (لومڑی کی کھال کے لباس میں نماز پڑھنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ وہ دباغت دیا گیا ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب ، رقم الحدیث:۶۵۳۹)

(۱۳)......عن عمرو بن سعید قال : رأیت ابا العالیة دخل المسجد فصلی فیه وعلیه قلنسوةٌ بطانتها جلودُ ثعالب ' فأخذها من رأسه و وضعها فی کمه ' فلمّا قضی صلاته قال : قلت له : رأیتک اخذت قلنسوتک من رأسک فوضعتها فی کمک ؟ فقال : انی کرهت ان أصلی فیها ' وکرهت ان اضعها فتسرق ' فلذلک جعلتُها فی کمّ قمیصی۔

ترجمہ:......حضرت عمرو بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ: آپ مسجد میں تشریف لائے تاکہ نماز پڑھے، اورآپ کے سر پر لومڑی کی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی تھی، آپ نے اسے سر سے نکال کر اپنی آستین میں رکھ دی، جب

نماز سے آپ فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ: آپ نے سر سے ٹوپی لے کر آستین میں رکھ دی (اس کی کیا وجہ) ؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ: میں ایسے (کپڑے میں) نماز کو مکروہ سمجھتا ہوں، اور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کو ایسے ہی رکھ دوں تا کہ چوری ہو جائے، اس لئے میں نے قمیص کی آستین میں اسے رکھ دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۴، فی الصلوة فی جلود الثعالب، رقم الحدیث:۶۵۴۰)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے "مصنف" میں "کتاب اللباس" میں "فی لبس الثعالب" کا باب قائم فرمایا ہے، اور یہ چار روایتیں نقل فرمائی ہیں۔ اسی طرح "کتاب الصلوة" میں "فی الصلوة فی جلود الثعالب" کا باب قائم فرمایا ہے، اور اس میں چھ روایتیں نقل فرمائی ہیں۔

اس لئے اشکال ہوتا ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی ٹوپی کو پھاڑ دیا، اور یہاں اکابر سے اس طرح کی ٹوپیاں اور لباس پہننا معلوم ہو رہا ہے، اس کا حل یہ سمجھ میں آتا ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن کو پھاڑنے کا حکم دیا وہ بلا دباغت دی ہوئی کھال سے بنی ہوئی ٹوپی ہو، اور ان روایات میں جہاں استعمال کی اجازت ہے، وہ دباغت کے بعد کی کھال سے بنی ہوئی ہو۔ اور حدیث نمبر:۱۲؍ سے اس کی تائید ہوتی ہے، واللہ تعالی اعلم۔